ماڈیول نمبر3 — سبق نمبر 19: اے شریف انسانو!

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/ اسلوب	سرگرمیاں/ عملی کام
19	اے شریف انسانو! (نظم)	• نئے الفاظ اور محاروں کو اپنی گفتگو میں استعمال کرنا • نظم کو یاد کر کے پڑھنا	• نظم کو آہنگ اور موزونیت کے ساتھ پڑھنا	• نظم کی تفہیم کے بعد تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات لکھنا	• ساحر لدھیانوی • مرکزی خیال • صنعتِ تضاد	• نظم خوانی (انفرادی اور اجتماعی) • جنگ کے برے نتائج پر بات چیت کرنا

شاعر کے بارے میں

- ساحر لدھیانوی کا اصلی نام عبدالحئی تھا۔ 1922 میں لدھیانہ میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ بعد میں لاہور چلے گئے۔ ساحر کئی ادبی رسائل سے وابستہ رہے۔ ممبئی جانے کے بعد وہ فلموں کے لیے گیت لکھنے لگے اور اس میدان میں انھوں نے بڑی شہرت اور مقبولیت حاصل کی۔
- گاتا جائے بنجارہ'' اور '' تلخیاں'' ان کے اہم مجموعے ہیں۔ ساحر کا انتقال 1980 میں ہوا۔
- ساحر کی شاعری میں شادابی اور رنگینی ہے۔ احساس کی نے ان کے یہاں بہت تیز ہے، انداز بیان جذباتی ہے جو نوجوانوں کو بہت متاثر کرتا ہے۔ ساحر نے سماجی اور سیاسی مسائل پر بھی دلکش شاعری کی ہے۔

خاص باتیں

- یہ نظم سہل ممتنع کی خوبصورت مثال ہے۔
- شاعر نے آسان لفظوں میں ایک بڑا پیغام دیا ہے۔
- آج کل کے سیاسی حالات میں یہ نظم بڑی معنی خیز ہے۔

مرکزی خیال

جنگ ایک بُری چیز ہے جو انسانیت کو ختم کر دیتی ہے اور تمام چیزیں ہم سے چھین لیتی ہے۔ اس لیے جنگ کو ٹالتے رہنا ہی انسان کی شرافت کی پہچان ہے۔

اشعار کا مفہوم

شاعر نے ابتدائی چار اشعار میں جنگ کے نقصانات کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب جنگ ہوتی ہے تو قتل وخون ہوتا ہے اور انسانوں کو خون بہتا ہے۔ آدمیوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ جنگ میں مرنے والے کو کسی خاص ملک کا باشندہ کہہ سکتے ہیں، لیکن جو بھی مرا ہے، وہ آدم کی اولاد ہے اور تمام دنیا نسلِ آدم ہے۔ تو خون چاہے کسی کا بھی بہے، ہم سب کا نقصان ہے۔ جنگ چاہے مشرقی ممالک میں ہو یا مغربی ممالک میں، مگر اسی دنیا میں جنگ ہو رہی ہے اور ہم جس دنیا میں سانس لیتے ہیں، اس کا امن وسکون غارت ہو رہا ہے۔ اسی لیے جنگ کو روکنے کی ہر ممکن کوشش ہونی چاہیے۔

اگلے چار شعروں میں شاعر کہتا ہے کہ جب دو ملکوں یا دو قوموں میں جنگ ہوتی ہے تو نقصان چاہے کسی بھی ملک کا ہو، مگر زمین پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پوری انسانیت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ ٹینکوں سے جو لوگ مرتے ہیں، وہ انسان ہوتے ہیں، جیتے جاگتے انسان۔ شاعر کہتا ہے کہ کس طرح لوگ اپنے مسئلوں کا حل جنگ میں تلاش کرتے ہیں، جنگ تو خود ایک سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جہاں جنگ ہوتی ہے تو پورا کا پورا ملک تباہ ہو جاتا ہے۔ خون کی ندیاں بہتی ہیں۔ زندگی کے عام کاروبار ٹھپ ہو جاتے ہیں، بھک مری چھا جاتی ہے۔ ایسے میں جنگ تو خود ایک زبردست مسئلہ بن جاتی ہے۔

شاعر آخری تین اشعار میں انسانوں کو یہ پیغام دیتا ہے کہ جنگ کے نقصانات کے پیش نظر بہتر یہی ہے کہ جنگ کو ٹالتے رہا جائے اور اسے برپا نہ ہونے دیا جائے، تاکہ سبھی لوگ پیار محبت، امن و سکون سے رہ سکیں اور ہر آنگن خوشی سے لہلہائے، کہیں بھی موت کی خاموشی نہ ہو، بلکہ زندگی کا چراغ جلتا رہے۔ شاعر نے شریف انسانوں کو مخاطب کر کے یہ بات کہی ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ جنگ و جدل شریفوں کا شیوہ نہیں ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- ساحر کی نظم ''اے شریف انسانو!'' امن کے موضوع پر ایک خوبصورت نظم ہے۔
- نظم میں صنعت تضاد کا استعمال ہوا ہے۔ آگے پیچھے، فتح ہار، مشرق مغرب وغیرہ متضاد الفاظ ہیں۔
- دھرتی کی کوکھ بانجھ ہونے سے مراد ہے زمین کا پامال ہونا یا اس کی زرخیزی ختم ہو جانا۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

- صحیح جواب کے سامنے '' ✓ '' کا نشان لگائیے۔

گھروں پر بم گرنے سے کیا ہوتا ہے:

(i) لوگ جشن مناتے ہیں

(ii) روح تعمیر زخم کھاتی ہے

(iii) امن عالم کا خون ہوتا ہے

2۔ مختصر جواب والا سوال

- دنیا میں امن کی ضرورت کیوں ہے؟ اظہار خیال کیجیے۔

3۔ طویل جواب والا سوال

- اس نظم میں شاعر کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟